الجامعة البنورية العالمية
پی او بکس نمبر: ۱۰۶۹۸ سائٹ کراچی پاکستان

دار الافتاء والقضاء

Email: darulifta@gmail.com Web:www.jamiabinoria.net Ph: +92-21-2560300\2560400 Fax: +92-21-2564586

Name :> maqsood ahmed
Address :> Karachi
Sebject :> NIKAH
Writer :> [illegible]

Serial No :> 4619
Fatwa No :> 38817
Date :> 6/18/2008
Email :>

kay ik muslum larka ik yahodi karki ya charistn larki se shadi kar sakta ha agar kar skta ha to waja kay ha aur agar nahi kar skta to kay waja ah

کیا ایک مسلم لڑکا ایک یہودی لڑکی یا ایک عیسائی لڑکی سے شادی کر سکتا ہے اگر کر سکتا ہے تو وجہ کیا ہے اور اگر نہیں کر سکتا ہے تو کیا وجہ ہے؟

مقصود احمد کراچی

"الجواب ـــــــ حامداً ومصلیاً"

مسلمان مرد کیلئے یہودی یا عیسائی لڑکی سے نکاح فی نفسہ حلال ہے وجہ اسکی یہ ہیکہ ان کے دین میں سینکڑوں تحریفات ہونے کے باوجود دو مسئلوں (ذبیحہ اور نکاح) میں انکا مذہب بھی اسلام کے بالکل مطابق ہے یعنی ذبیحہ پر اللہ کا نام لینا عقیدۃً ضروری سمجھتے ہیں اسکے بغیر جانور کو مردار، میتہ اور ناپاک وحرام قرار دیتے ہیں۔ اسی طرح مسئلہ نکاح میں جن عورتوں سے اسلام میں نکاح حرام ہے ان کے مذہب میں بھی حرام ہے اور جس طرح اسلام میں نکاح کا اعلان اور گواہوں کے سامنے ہونا ضروری ہے اسی طرح ان کے مذہب میں بھی یہی احکام ہے۔

تاہم موجودہ دور کے عیسائی اور یہودی فقط نام کے عیسائی یا یہودی ہوتے ہیں اور حقیقت میں دہریہ اور منکر خدا ہوتے ہیں اسلئے انکی عورتوں کا بھی حکم ہے جو دیگر مشرکین کی عورتوں کا ہے البتہ جو لوگ حقیقۃً یہودیت ونصرانیت پر قائم ہوں انکی عورتوں کے ساتھ نکاح کرنا اب بھی فی نفسہ حلال ہے مگر بہت سے مفاسد اور خرابیوں کی بنا پر جمہور صحابہ وتابعین انکی عورتوں کے ساتھ نکاح کو مکروہ سمجھتے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں دو تین صحابہ نے اہل کتاب کی عورتوں سے نکاح کر لیا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پتہ چلا تو سخت ناراض ہوئے اور حکم دیا کہ انکو طلاق دیں حضرت مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ

(جاری ہے)

نے معارف القرآن ج۳ ص۴۳ میں اس مسئلہ کو تفصیل کے ساتھ ذکر کرنے کے بعد آخر میں لکھا ہے کہ قرآن وسنت اور اسوہ صحابہ رضی اللہ عنہ کی رو سے مسلمانوں پر لازم ہے کہ آجکل کی کتابی عورتوں کو نکاح میں لانے سے کلی پرہیز کریں۔

وفی تفسیر المظہری: وعموم ہذہ الآیۃ یقتضی جواز نکاح الکتابیۃ الحربیۃ وعلیہ انعقد الاجماع الی قولہ لکنہ یکرہ نکاح الکتابیۃ مطلقاً اجماعاً لاستلزامہا لنکاح مصاحبۃ الکافرۃ وموالاتہا وتعریض الولد علی التخلق باخلاق الکفار لاجل مصاحبۃ الام وموانستہا قال ابن ہمام نکح حذیفۃ وطلحۃ وکعب بن مالک کتابیات فغضب عمر رضی اللہ فقالوا نطلق یا امیر المؤمنین وہذہ القصۃ تدل علی جواز النکاح حتی یترتب علیہ الطلاق وعلی کراہتہ (ص۳۴ ج۳)

وفی احکام القرآن للشیخ ظفر احمد العثمانی: ونحن نقول بالکراہۃ کما صرح بہ فی البدائع ووجہ الکراہۃ فی نکاح الکتابیۃ امۃ کانت حرۃ استلزامہ موالاۃ الکفار وقد نہینا عنہ قال اللہ تعالی "لا تتخذوا الیہود والنصاری اولیاء" والنکاح من اعلی مراتب الموالاۃ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم نر للمتحابین مثل النکاح الخ (ص۲۳۳ ج۲)

واللہ سبحانہ وتعالی اعلم بالصواب
کتبہ محمد اسماعیل بنگرامی عفی عنہ
دار الافتاء جامعہ بنوریہ کراچی
۲۸/جمادی الاخری/۱۴۲۹ھ

الجواب صحیح
شبیر ...
دار الافتاء جامعہ بنوریہ
۲/رجب المرجب/۱۴۲۹ھ

الجواب صحیح
عبد الشکور ...
دار الافتاء جامعہ بنوریہ
۲/رجب المرجب/۱۴۲۹ھ

۹/۷/۰۸